AUSTRALIAN JOURNAL OF HUMANITIES AND ISLAMIC STUDIES RESEARCH (AJHISR)
Vol.2, Issue 2, Jan-16 to Jul-16

URDU - STATUS OF WOMEN IN ISLAM AND OTHER RELIGIONS

URDU - عورت کا مقام اسلام و دیگر مذاہب کی روشنی میں

Dr. Naheed Arian
University of Sindh, Jamshoro.

Sohaib Ahmed Indhar
University of Sindh, Jamshoro.

ABSTRACT:
This study is conducted to find out the laws of inheritance in the different religions of the world from the perspective of status they provide to the women. Our key objective was to find out the difference among the inheritance laws of the five main religions of the world i.e. Islam, Christianity, Hinduism, Judaism and Roman law. The historical and many current systems devise such inheritance laws which either deprive women of their inheritance right completely or give them inadequate rights. Islam provides the best system of inheritance for men and women. Its perfect distribution cannot be matched by any man-made laws. In Islam, the basic necessities of women are the responsibility of the closest related male (e.g. Husband, father, brothers, etc.), and if none of them are alive then it is the responsibility of the Jamaah of Muslimeen to take care of them. Yet, Islam gives them the rights in inheritance which were unheard of in previous generations. Depending on situation, they can even get more share than the males. The article presents a comparative overview of the beautiful and timeless principle of Islamic inheritance law and those of other religions.

Keywords: laws of inheritance for women, Islamic law.

مختلف تہذیبوں میں عورت کی حیثیت:

اسلام نے جو عورتوں کو جو حقوق دیے ہیں ان کو بیان کرنے سے پہلے یہ مناسب ہو گا کہ اسلام سے پہلے مختلف تہذیبوں میں جو عورت کو حیثیت حاصل تھی اس کو بیان کیا جائے۔

عرب سماج میں عورت حیثیت:

عرب سماج میں عورت کی نہایت بری حالت تھی عورت کو شخصی ملکیت رکھنے کا کوئی حق حاصل نہیں تھا اور نہ ہی وراثت میں سے کچھ ملتا تھا بلکہ عورت کو خود ورثہ اور ملکیت سمجھا جاتا تھا شادی کے سلسلے میں عورت سے کسی قسم کی رائے وغیرہ نہیں لی جاتی تھی۔ عرب سماج میں عورت کے پیدا ہونے کو ہی عیب سمجھ کر زندہ دفن کر دیتے تھے۔5

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

واذ المو ده سئلت بائ ذنب قتلت (التکویر8-9 -)

ترجمہ: اور جب بیٹی جیتی گاڑ دی گئی کو پوچھیں کہ کس گناہ پر وہ ماری گئی۔

عرب میں رسم تھی کہ باپ اپنی بیٹی کو نہایت سنگدلی اور بے رحمی سے زندہ زمین میں گاڑ دیتا تھا۔ بعض تو تنگدستی اور شادی بیاہ کے اخراجات کے خوف سے یہ کام کرتے تھے اور بعض کو یہ عار تھی کہ ہم اپنی بیٹی کسی کو دیں گے تو وہ ہمارا داماد کہلائے گا قرآن نے آگاہ کیا کہ ان مظلوم بچیوں کی نسبت بھی سوال ہو گا کہ کس گناہ پر ان کو قتل کیا تھا۔ یہ مت سمجھنا کہ ہماری اولاد ہے ہم جو چاہیں تصرف کریں بلکہ اولاد ہونے کی وجہ سے جرم اور زیادہ سنگین ہو جاتا ہے۔6

ہندو سماج میں عورت کی حیثیت:

ہندوستان میں ستی کا رواج تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ مرد کے مرنے کے بعد عورت کو بھی اپنے خاوند کی لاش کے ساتھ جلایا جاتا تھا جس سے صاف ظاہر ہے کہ شخصی طور پر عورت کو کوئی حیثیت حاصل نہیں تھی۔

مشہور ہندو قانون ساز منوراج عورت کے بارے میں کہتے ہیں کہ عورت کو بچپن میں والد کے اختیار میں جوانی میں اپنے خاوند کے اختیار میں اور بیوہ ہونے کے بعد اپنے بیٹوں (اولاد) کے اختیار میں ہونا چاہیئے۔ عورت نابالغ ہو، جوان ہو، یا بوڑھی ہر حال میں گھر کے کام بھی خود مختیاری سے نہ کرے۔ عورت کے لیے قربانی کرنا، روزہ رکھنا حرام ہے عورت کو صرف اپنے خاوند کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اور اپنے خاوند کے مرنے کے بعد دوسرے شوہر کا نام بھی نہ لیں۔4

یونان میں عورت کی حیثیت:

قدیم اقوم میں سے جس قوم کی تہذیب شاندار نظر آرہی ہے وہ یونانی قوم ہے لیکن اس قوم کے شروعاتی دور میں ہر اعتبار سے عورت کی حیثیت گری ہوئی تھی۔ ان کے ہاں عورت کو جو اہمیت حاصل تھی اس کا اندازہ پانڈورا باکس (Pandora Box) سے لگایا جاسکتا ہے ان کے مطابق دنیا کی مصیبت ومشکلات کا سبب یہ ہے کہ (Pandora) نام ایک عورت اس دنیا پر برائی کی ایک صندوق لے آئی جس کے کھولنے سے اس دنیا میں برائیاں پھیل گئیں۔ جس کا مطلب یہ ہوا عورت برائی کی جڑ ہے۔

تمدنی ارتقا کے شروعاتی مراحل میں عورت کو کچھ اونچی حیثیت حاصل تھی وہ یونانی گھر کی رانی تھی اس کی عصمت ایک قیمتی چیز تھی جس کو قدر وعزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ شریف یونانیوں کے پاس پردے کا بھی رواج تھا۔ نکاح کے ذریعے کسی مرد سے وابسطہ ہونا عورت کے لیے شرافت کا مرتبہ تھا یہ اس زمانے کا حال تھا جب یونانی قوم خوب طاقتور تھی اور پورے زور سے عروج اور ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی تھی۔ اس دور میں بھی اخلاقی برائیاں ضرور تھیں لیکن ایک حد کے اندر تھیں۔ آگے چلتے چلتے یونانی قوم پر نفس پرستی اور شہوانیت کا غلبہ شروع ہو گیا۔ جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ ان کے بڑے بڑے شاعر تارہ، بخدان ادیب، اخلاق کے ماہر بھی زنا کو کو ملامت نہیں سمجھتے تھے۔ ان کے ہاں رنڈی کا کوٹھا سوسائیٹی کے ادنی سے لے کے اعلیٰ طبقے تک ہر ایک کا مرکز ونشان بنا ہوا تھا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یونانیوں کے ہاں عورت کو کیا حیثیت حاصل تھی۔1

روم میں عورت کی حیثیت:

یونانی قوم کے بعد جس قوم کو عروج نصیب ہوا وہ رومی قوم ہے رومی سماج میں مرد اپنے خاندان کا سربراہ ہوتا تھا اس کو اپنی بیوی بچوں پر مالک کے حقوق حاصل تھے وہ اپنی بیوی کو قتل کرنے کا بھی حق رکھتا تھا جس پر اس سے کوئی پوچھ بھی نہیں سکتا تھا۔2

عیسائی یورپ میں عورت کی حیثیت:

عیسائی یورپ کا ابتدائی اور بنیادی نظریہ یہ ہے کہ عورت گناہ کی ماں اور برائی کی جڑ ہے۔ مرد کے لیے گناہ کی تحریک کا سرچشمہ اور جہنم کا دروازہ ہے۔ ساری مصیبتوں کا آغاز عورت سے ہی ہوا ہے۔ عورت کا عورت ہونا ہی اس کے لیے شرمناک ہے، اپنے حسن و جمال پر اس کو شرمانہ چاہیئے۔ کیونکہ وہ شیطان کا بڑا ہتھیار ہے اس کو دائمی طور پر کفارہ ادا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ دنیا اور دنیا والوں کے لیے لعنت و مصیبت لے آئی ہے۔3

اسلام میں عورت کا مقام:

تاریخ کے ایک طویل عرصہ سے عورت مظلوم چلی آ رہی تھی وہ ہر قوم میں اور ہر خطہ میں مظلوم تھی۔ یونان میں، روم میں، یورپ میں، ہند میں، اور عرب میں ہر جگہ اس پر ظلم ہو رہا تھا۔ بازاروں اور میلوں میں اس کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ حیوانوں سے بدتر اس کے ساتھ سلوک کیا جاتا تھا۔ یونان میں عرصہ تک یہ بحث جاری رہی کہ اس کے اندر روح ہے بھی یا نہیں۔؟

اہل عرب اس کے وجود ہی کو موجب عار سمجھتے تھے۔ بعض اپنی لڑکیوں کو زندہ در گور کر دیتے تھے۔ دنیا کی بیشتر تہذیبوں میں اس کی کوئی سماجی حیثیت نہیں تھی وہ آزاد مرضی سے لین دین اور کوئی مالی تصرف نہیں کر سکتی تھی۔ ان کے ظلم و ستم پر اس کی کہیں دادرسی ہوتی تھی اسے فریاد کا بھی کوئی حق حاصل نہیں تھا۔

اسلام نے عورت کو اس ظلم سے نکالا اور اس کے ساتھ انصاف کیا۔ اسے انسانی حقوق دیے، عزت و سربلندی بخشی اور معاشرہ کو اس کا احترام سکھایا یہ سارے حقوق اسلام نے اس لیے نہیں دیے کہ عورت ان کا مطالبہ کر رہی تھی۔ بلکہ اس لیے دیے کہ عورت کے یہ فطری حقوق تھے اور اسے ملنا ہی چاہیئے تھے۔ اسلام ان حقوق کے دینے پر مجبور نہیں تھا بلکہ اس لیے دیے کہ عورت مظلوم تھی اور مظلوم کی حمایت کو وہ فرض سمجھتا تھا۔

یہاں بعض ان حقوق کا ذکر کیا جا رہا ہے جو اسلام نے عورت کو دیے ہیں۔ اسلام ان حقوق کو صرف قانون کی زبان میں بیان کر کے خاموش نہیں ہو جاتا بلکہ ترغیب و تربیت کے ذریعے ان کے ادا کرنے کا زبردست جذبہ بھی پیدا کرتا ہے۔7

قرآن مجید میں عورت کی عزت و عظمت:

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنھمo

ترجمہ: (اور ہم نے عزت دی ہے آدم کی اولاد کو اور سواری دی ان کو جنگل اور دریا میں اور روزی دی ہم نے ان کو ستھری چیزوں سے اور بڑھا دیا ان کو بہتوں سے جن کو پیدا کیا ہم نے بڑائی دے کر۔)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ نے اولاد آدم کو تمام مخلوقات کے اوپر عزت و فضیلت بخشی۔8

اسلام کی نظر میں فضیلت و برتری کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں

دوسری جگہ قرآن میں ارشاد ہے کہ:

من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ وھو مؤمن فلنحیینہo

ترجمہ: جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت لیکن باایمان، ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔ اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے۔9

پرورش کا حق:

نبی کریم ﷺ نے لڑکی کی پرورش کی خاص ترغیب دی اور اسے بہت بڑا کارِ ثواب بتایا چنانچہ بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

من بلیٰ من ھذہ البنات شیاً فاحسن الیھن کن لہ ستر امن النارo

اللہ تعالیٰ جس شخص کو ان لڑکیوں کے ذریعہ کچھ بھی آزمائش میں ڈالے اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو وہ اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی۔10

تعلیم کا حق:

اسلام نے علم کے دروازے عورت و مرد دونوں کے لئے یکساں رکھے ہیں۔اس نے خاص لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دلائی اور اس کی ترغیب دی۔

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

من عال ثلاث بنات فادبھن وزوجھن واحسن الیھن فلہ الجنہo

ترجمہ: جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی ان کو تعلیم و تربیت دی۔ان کی شادی کروائی اور ان کے ساتھ (بعد میں بھی) حسن سلوک کیا تو اس کے لئے جنت ہے۔11

ایک دوسری روایت میں ارشاد ہے کہ

جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش کی۔وہ اور میں جنت میں ایسے ایک ساتھ داخل ہوں گے۔جیسے اس ہاتھ کی یہ انگیاں ایک ساتھ ہیں۔12

نکاح کا حق (پسند ناپسند کا حق):

اسلام عورت کو نکاح کے سلسلے میں پسند و ناپسند کے اظہار کا پورا پورا حق دیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بیوہ عورت جب تک زبان سے اجازت نہ دے تب تک اس کا نکاح نہ کرایا جائے اور کنواری عورت سے جب تک مشورہ نہ کیا جائے اس وقت تک اس کا نکاح نہ کرایا جائے۔صحابہ نے عرض کی حضور! کنواری عورت سے اجازت کیسے معلوم کی جائے؟ فرمایا کہ پوچھتے وقت لڑکی کا چپ رہنا ان کی طرف سے اجازت ہے۔13

عورت و مرد کے مساوی حقوق:

اسلام کی نظر میں مرد و عوت دونوں کے ایک دوسرے پر برابر کے حقوق ہیں۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف

ترجمہ: اور عورتوں کے لئے اسی طرح حقوق ہیں جس طرح ان پر زمیداریاں ہیں دستور کے مطابق۔14

دوسری آیت میں ارشاد ہے کہ:

ھن لباس لکم و انتم لباس لھنo

ترجمہ: وہ (عورتیں) پوشاک ہیں تماری اور تم پوشاک ہوانکی۔15

شوہر کی اطاعت عورت پر قرآن و سنت کے نصوص کے مطابق ہے اور مرد کے لئے عورت کی ذمیداری پورا کرنا عملاً، قولاً، فعلاً، نصائص و سنت پر عمل کرنا ہے۔جو عورتیں نیک ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے عدم موجودگی میں مال و آبرو کی حفاظت کرتی ہیں۔

چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر میں کسی کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں سے کہتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں"۔

اسی طرح حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر عورت جو اس حال میں فوت ہو کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔(ترمذی)16

اسی طرح مردوں کے بارے میں حکم ہے کہ ان پر عورتوں کے حقوق لازم ہیں قرآن نے اسے تفصیلاً بیان فرمایا ہے۔ مثلاً معاشی سماجی اور گھر کی کفالت مرد کی زمیداری ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

و علی الھولود لہ رقھن و کسوتھن بالمعروفo

ترجمہ: جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان کا روٹی کپڑا ہے جو مطابق دستور ہو۔17

معاشرہ میں عورت:

بقول ڈاکٹر خالد علوی:

یہ بات مسلم ہے کہ عورت معاشرے کا ایک ایسا ناگزیر عنصر ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ سماجی اور تمدنی اصلاح و بقا کا انحصار تقریباً اسی نوع کی حیثیت پر ہے۔ عورت کی حیثیت اس کا کردار و عمل اور اس کی حیات بخش صلاحیتیں معاشرے کے عروج و زوال کا سامان ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عورت کو انسانی معاشرے نے اس کا صحیح حق نہیں دیا البتہ اسلام جو ایک نظام حیات کے طور پر آیا ہے اس مسئلے پر خصوصی توجہ دی۔18

اللہ تعالیٰ نے تخلیق کے درجہ میں عورت کو مرد کے برابر رکھا ہے۔ انسان ہونے کے ناطے عورت کا وہی رتبہ ہے جو مرد کو حاصل ہے۔

ارشاد ربانی ہے کہ:

یا یھالناس اتقو ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة و خلق منھا زوجھا وبث منھما رجا لا کثیرا و نسآءَo

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا۔ اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا۔ اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلائے۔19

اسلام نے مرد و عورت کو اجر کے لحاظ سے دونوں کو برابر رکھا ہے دونوں میں سے جو کوئی بھی اچھا عمل کریگا اسے پوری اور برابر کی جزا ملے گی۔

قرآن میں ارشاد ہے کہ:

فاستجاب لھم ربھم انی لا ضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعضo

ترجمہ: پھر ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ مرد ہو یا عورت میں ہر گز ضایع نہیں کرتا۔ تم آپس میں ایک ہی ہو۔20

عورتوں سے حسنِ سلوک:

عورتوں سے حسنِ سلوک کا حکم دیتے ہوئے اللہ نے اشاد فرمایا کہ:

وعاشر وھن بالمعروفo

ترجمہ: اور تم ان کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کرو۔21

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو بحیثیت ماں سب سے زیادہ حسنِ سلوک کا مستحق قرار دیا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا کہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تماری ماں۔ عرض کیا پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی پھر کون ہے فرمایا تمہارا والد۔22

اسلام میں عوت کا وراثت میں حق:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے پہلے یہ رسم تھی کہ عورت چھوٹی ہو یا بڑی اس کو میراث نہیں دیتے تھے اور بیٹے جو نابالغ ہوتے تھے ان کو بھی میراث نہیں ملتی تھی۔ صرف مردوں کو جو بڑے اور دشمنوں سے مقابلہ کے کام کے ہوتے تھے وہ وارث سمجھے جاتے تھے لیکن قرآن نے عورتوں (بیٹیوں) اور بچوں (بیٹوں) چاہے وہ بالغ ہوں یا نابالغ ماں باپ کے ترکہ میں سے ان کا حصہ دیا ہے۔ اور یہ حصے مقرر کیے ہیں جن کا دینا ضروری ہے اسلام نے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی اور اعلان کیا کہ وراثت میں جس طرح مردوں کا حق ہے اسی طرح عورتوں کا بھی حق ہے۔ 23

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مماترک الوالدان والاقربون مما قل منہ او کثر نصیبا مفروضاo

ترجمہ: ماں باپ اور خویش واقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی۔ (جو مال ماں باپ اور خویش واقارب چھوڑ مرے) خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ ہو اس میں حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔ 24

چنانچہ دوسری آیت میں قرآن نے عورت کو ذاتی ملکیت رکھنے اور وارث ہونے کا حق عطا کیا ہے ارشاد ہے کہ:

للرجال نصیب مما اکتسبواہ وللنساءِ نصیب مما کتسبنo

ترجمہ: جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اسی کے مطابق ان کا حصہ ہے اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اسی کے مطابق ان کا حصہ ہے۔ 25

لڑکے اور لڑکی کا حصہ:

اسلام نے وراثت کو خاندان میں محدود رکھا ہے اور افراد خاندان کے درجہ بدرجہ حقوق متعین کیے ہیں۔ اس میں پہلا اور سب سے بڑا حق اولاد کا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے کہ:

یو صیکم اللہ فی اولاد کم للذکرمثل حظ الا نثیینo

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک مرد کا حق دو عورتوں کے برابر ہیں۔

وراثت میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہیں لڑکے چھوٹے ہوں یا بڑے اسی طرح لڑکیاں چھوٹی ہوں یا بڑی سب وارث ہونگے وراثت صرف لڑکوں کا حق نہیں اس میں لڑکیوں کا بھی حصہ ہے۔ 26

ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر ہوگا فرض کیجئے میت کے ایک لڑکا اور لڑکی ہے تو وراثت تین حصوں میں تقسیم ہوگی۔ ایک حصہ 1/3 لڑکی اور 2/3 دو حصے لڑکے کو ملیں گے۔ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا ہو تو وراثت چار حصوں میں تقسیم ہوگی دو حصے 2/4 یعنی نصف دو لڑکیوں کو ملیں گے اور دو حصے لڑکے کو۔ 27

اور اگر جب کہ زینہ اولاد نہ ہو اور دو سے زائد لڑکیاں موجود ہوں تو اس صورت میں انہیں دو ثلث 2/3 ملے گا جسے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

فان کنَّ نسآءَ فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترکo

ترجمہ: پھر اگر صورف عورتیں ہی ہوں دو سے زیادہ تو ان کے لیے دو تہائی اس مال سے جو چھوڑ مرا۔ 28

جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ:

سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان کی دو لڑکیاں تھیں مگر سعد کے سارے مال پر ان کے بھائی نے قبضہ کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو لڑکیوں کو ان کے چچا سے دو تھائی مال دلوایا۔ 29

اگر نرینہ اولاد نہیں ہو اور صرف ایک لڑکی ہے تو وہ نصف ورثہ کی حقدار ہوگی۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ :

و ان کا نت واحدۃ فلھا النصفo

ترجمہ :اگر ہو ایک ہی لڑکی تو اس کے لیے نصف ہے۔30

اس سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ صرف ایک لڑکا ہو تو وہ پورے مال کا وارث ہو گا۔اس لیے کہ لڑکے کا حصہ لڑکی سے دوگنا ہے جب تنہا ایک لڑکی نصف کی مستحق ہے تو تنہا ایک لڑکے کو کل کا مستحق ہونا ہی چاہیئے البتہ ایک سے دو لڑکے ہوں تو وراثت ان کے درمیاں مساوی طور پر تقسیم ہو گی اس لیے کہ ایک بھائی اور دوسرے بھائی کے درمیاں فرق کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔31

نانی/دادی کا حصہ :

امام مالک نے موطا میں روایت کی ہے کہ ایک جدہ(یعنی نانی) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنی میراث (یعنی نواسے کے ترکے کسے) مانگنے آئی۔ چانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں تمہارا کوئی حصہ نہیں,اور حدیث میں بھی ہم کو تمہارا حصہ معلوم نہیں ہوتا۔ اس وقت واپس جاؤتا کہ ہم لوگوں سے دریافت کرلیں۔انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے سامنے رسول اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے نانی کو چھٹہ حصہ دیا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے علاوہ کوئی اس کی شہادت دے سکتا ہے؟ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ نے بھی کھڑے ہو کر یہی بات کہی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو میراث میں چھٹہ حصہ دلوایا,اس کے بعد دوسری جدہ(یعنی حقیقی دادی) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اسی غرض سے حاضر ہوئی۔ تو انھوں نے فرمایا کہ قرآن میں تمہارا کوئی حصہ نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضہ کا فیصلہ تمہارے لیے نہ تھا بلکہ نانی کے لیے تھا۔ میں بذاتِ خود فرائض میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا البتہ اسی چھٹے حصے میں اگر تم دونوں شریک ہو تو برابر تقسیم کرلو۔ ورنہ جو تنھا ہو وہ اسی کا حق ہے۔32

حاصل بحث:

مذکورہ تقابلی مطالعہ سے معلوم ہوا کہ قدیم تہذیبیں ہوں یا مختلف مذاہب یا جدید نقطہ نظر،سب نے عورت کے حقوق غضب کئے۔اس کے ساتھ ظلم کیا ،جبر کیا،بے انصافی کی،اس کو اس کا جائز مقام نہیں دیا،بلکہ اسے فرسودہ اور دقیانوسی رسموں کے تحت زندہ جلایا گیا یاڈبو دیا گیا یا زندہ درگور کیا گیا یا جانوروں اور غلاموں کی طرح اسے خادم سمجھا گیا اسے مشترکہ ملکیت تصور کر کے اس کی تذلیل کی گئی یا برائیوں کی جڑ کہہ کر اس سے نفرت کی گئی، یا اسے اپنے معاشی اور جنسی مفادات کے لئے استعمال کیا گیا، صنف نازک کے ساتھ ایسا نروا سلوک ابھی تک کسی نہ کسی صورت مین جاری وساری ہے۔اس کے بر عکس دین اسلام جو ایک مکمل نظام حیات ہے۔اس نے جہاں انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے لئے اپنی ہدایات دی ہیں وہاں عورت کی وراثت میں حقوق کے لئے ایک مکمل لائحہ عمل دیا گیا ہے۔ جس میں ان کے سیاسی، سماجی اور معاشی حقوق متعین کئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس لائحہ عمل کو عملی شکل میں نافذ فرمایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے اس پر عمل کیا اور جب اور جہاں تک اسلامی نظام نافذ العمل رہا عورت باوقار اور پرسکون رہی۔اس تقابلی مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلامی تہذیب میں عورت کی جیسے جیسے عمر بڑھتی جاتی ہے، وہ ماں، دادی یا نانی بنتی ہے تو اس کی عزت اور احترام میں مزید اضافہ ہوتا جاتا ہے۔اسلام نے ہر صورت میں عورت کو ایک عزت بھرا مقام اور مرتبہ عطا کیا ہے، اسے ہر میدان میں مردوں کے برابر حقوق دیئے ہیں، بلکہ یوں کہنا صحیح ہو گا کہ اسلام نے عورت کو فرش سے اٹھا کر عرش پر لا کر کھڑا کیا ہے۔آج جو اسلامی دنیا نے عورت کو جو کچھ حقوق دیے ہیں وہ بھی دراصل اسلام سے متاثر ہو کر دیئے ہیں۔اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہو گا کہ اسلام ہی عورتوں کے حقوق کا امین ہے۔

حوالہ جات

1. ابوالاعلیٰ مودودی،سید،پردہ7انڈس پرنٹرز، سوسائٹی رسالہ روڈ حیدرآباد، ص۔5

2. ڈاکٹر خالد علوی، اسلام کا معاشرتی نظام۔ ص۔47 الفیصل ناشران لاہور۔ مئی 2005
3. مودودی ابوالاعلیٰ، سید، پردہ، ص۔12-13
4. ڈاکٹر خالد علوی، اسلام کا معاشرتی نظام۔ ص۔51 الفیصل ناشران لاہور۔ مئی 2005
5. ڈاکٹر خالد علوی، اسلام کا معاشرتی نظام۔ ص۔53 الفیصل ناشران لاہور۔ مئی 2005
6. سورۃ التکویر (8-9) ترجمہ و تفسیر: تفسیر عثمانی ترجمہ: مولانا محمود الحسن تفسیر: مولانا بشیر احمد عثمانی، ص، 2399-2400۔
7. سید جلال الدین، عمری، اسلام میں عورتوں کے حقوق، اسلامک پبلیکشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، ص۔15۔
8. سورۃ بنی اسرائیل، 70، تفسیر معارف القرآن: مفتی شفیع عثمانی
9. سورۃ النحل (97) تفسیر احسن البیان اردو، حافظ صلاح الدین یوسف، ترجمہ خطیب الھند مولانا محمد جونا گڑھی، نظر ثانی: مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری
10. صحیح بخاری: کتاب الادب۔ باب رحمتہ الولد وتقبیلا۔ صحیح مسلم ابواب الہ والصلہ باب فضل الاحسان الی البنات
11. سنن ابی داؤد، کتاب الادب فی فضل من عال یتامیٰ۔
12. جامع ترمذی، ابواب البر
13. صحیح بخاری، کتاب النکاح
14. سورۃ البقرۃ (228) بیان القرآن ص۔1428۔ (2008) ڈاکٹر اسرار احمد
15. سورۃ بقرۃ (187) تفسیر عثمانی ص-111 علامہ شبیر عثمانی
16. انٹرنیٹ آرٹیکل، حقوق زوجین قرآن وسنت کی روشنی میں، حاجی محمد یوسف۔ جمعہ 29 اپریل 2016
17. سورۃ بقرۃ (233) تفسیر ابن کثیر۔ ص۔335 حافظ عماذ الدین ابوالفداء ابن کثیر
18. ڈاکٹر خالد علوی، اسلام کا معاشرتی نظام۔ ص۔461 الفیصل ناشران لاہور۔ مئی 2005
19. سورۃ النساء (1-4) تفھیم القرآن سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ حصہ اول
20. سورۃ آل عمران 195۔ تفسیر ابن کثیر۔ ص۔528 حافظ عماد الدین ابوالفداء ابن کثیر مترجم مولانا محمد جونا گڑھی مکتبہ قدوسیہ
21. سورۃ النساء (19) تفسیر احسن الکلام ص۔129 عربی۔ اردو۔ انگلش اردو ترجمہ حافظ صلاح الدین مولانا محمد عبدالجبار
22. صحیح بخاری، کتاب الارب۔ باب من احق الناس بحسن الصحبتہ۔5:2227۔ رقم۔5626
23. تفسیر عثمانی، علامہ شبیر احمد عثمانی۔ ص۔12-311
24. سورۃ النساء (7) تفسیر احسن البیان۔ ص۔204 حافظ صلاح الدین یوسف ترجمہ، مولانا محمد جونا گڑھی دالاسلام پبلشرز انڈسٹری پرائیویٹ، ریاض
25. سورۃ النساء (32) تفھیم القرآن۔ جلد 1۔ ص۔347 ابوالاعلیٰ مودودی سندھ اسلامک پبلیکشنز حیدر آباد
26. سورۃ النساء (11) ترجمہ و تفسیر مکہ مولانا جونا گڑھی۔ مطبع شاہ فہد قرآن کمپلیکس سعودی عرب 1414ھ۔1994ع
27. سید جلال الدین عمری، اسلام میں عورتوں کے حقوق۔ ص۔152 اسلامک پبلیکشنز پرائیویٹ لمیٹڈ
28. سورۃ النساء (11) معارف القرآن۔ مفتی شفیع عثمانی (1389ھ۔1969)
29. ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ کتاب الفرائض

30. سورۃالنساء(11)ضیاءالقرآن۔پیر کرم شاہ صاحب(1414ھ۔1915ع)

31. سید جلال الدین عمری،اسلام میں عورتوں کے حقوق۔ص۔153اسلامک پبلیکشنزپرائیویٹ لمیٹڈ لاہور

32. ازعبداسلام ندوی،تاریخ فقہ اسلامی۔ص-155مطبع۔میوآرٹ42لوئرھال لاہور کوڈنمبرڈی۔ایم۔آر۔پی۔-1000/01